اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا ○ (ال عمرٰن:164)

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۔وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

انسان کونعمتوں سے نوازا گیا:۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ بینائی عطا کی، گویائی عطا کی، سماعت عطا کی، دل و دماغ عطا کیا، عقل کے نور سے نوازا، لیکن کسی نعمت پر اللہ تعالیٰ نے احسان نہیں جتلایا۔ پھر کھانے پینے کی چیزیں عطا کیں لیکن ان نعمتوں پر بھی احسان نہیں جتلایا، پھر رہنے سہنے کیلئے خزانے عطا فرمائے جن میں لوہا، لکڑی، ،شیشہ کی کور، پتھر، وغیرہ عطا فرمائے لیکن احسان نہیں جتلایا پھر ہوا پانی سورج اور چاند کا نظام بنایا پوری کائنات اللہ تعالیٰ نے سجائی لیکن احسان نہیں جتلایا۔

ایک عظیم نعمت:۔

ایک نعمت اللہ تعالیٰ نے ایسی عطا فرمائی جس پر اللہ تعالیٰ نے احسان جتلایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا ○ (ال عمرٰن:164) تحقیق اللہ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا کہ ان میں اپنے رسول کو مبعوث فرمادیا تو نبی ﷺ اتنی بڑی نعمت کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں واضح الفاظ کے ساتھ احسان جتلایا ہے یہ نعمت بھی تو ایسی خاص نعمت ہے کہ واقعی ہم نبی ﷺ کی کما حقہ تعریف کر ہی نہیں سکتے اسلئے کہ ان کی تعریفیں خود رب کریم نے قرآن مجید میں فرمائیں ورفعنا لک ذکرک اے میرے محبوب ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا۔ ہماری زبانیں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہیں ۔ایک عربی شاعر نے آپ ﷺ کی منقبت پر چالیس ہزار اشعار لکھے اور آخری اشعار یہ لکھے جن کا

ترجمہ ہے۔

تھکی ہے فکر رساں اور مدح باقی ہے قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے

عمریں گذر گئیں لیکن نبی ﷺ کی وہ تعریف نہ کر سکے۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر من وجھک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کہ آپ ﷺ کی تعریف کا احاطہ ہم کر ہی نہیں سکتے بس اتنی ہی بات ہے کہ اللہ کے بعد آپ ﷺ ہی کا مرتبہ ہے۔

وہ ہیں بیشک بشر لیکن تشہد میں اذانوں میں جہاں دیکھو خدا کے نام کے بعد ان کا نام آئے

چنانچہ حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ نے النبی الخاتم ایک کتاب لکھی اور اسمیں چار سو پچاس عنوانات لکھے اور نبی اکرم ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں جو آیا وہ جانے کیلئے اور چلا گیا لیکن ایک ایسا آیا کہ وہ آیا اور آتا ہی چلا گیا،

لاکھ ستارے ہر طرف ظلمت شب جہاں جہاں اک طلوع آفتا دشت و نگر شہر شہر

اقبال سہیل نے لکھا ہے

کتاب فطرت کے سرورق پر جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا
نہ روئے حق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں سے حجاب اٹھتا
فروغ بخش نگاہ عرفاں اگر چراغ حرم نہ ہوتا

حضرت نانوتویؒ نے نبی علیہ السلام کی منقبت میں لکھا

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقش روئے محمد بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی بزم کون و مکاں کو سجایا گیا
وہ محمد بھی احمد بھی محمود بھی حسن مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم حکمت میں وہ غیر محدود بھی ظاہرا امیوں میں اٹھایا گیا

ایک اور شاعر نے لکھا

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب گنبد آب گینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
شوکت سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود فخر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب
تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے علم غیاب و جستجو عشق حضور و اضطراب

قریب کے زمانہ میں حضرت نفیس شاہ صاحبؒ ایک عاشق رسول تھے انہوں نے نبی ﷺ کی شان میں عجیب بات لکھی فرماتے ہیں

اے رسول امیں خاتم المرسلیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
بزم کونین پہلے سجائی گئی پھر تیری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاولیں سید الاخریں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
دست قدرت نے ایسا بنایا تجھے جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں اے ابد کے حسیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا اس زمیں میں ہوا آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم سب ہیں زیر نگیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں
کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں کوئی ہے وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ نہیں کوئی تجھ سا نہیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

کہنے والوں نے یہاں تک کہا

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

کہ اللہ کے پیارے حبیب ﷺ اگر ہزار بار میں اپنے منہ کو مشک اور گلاب سے دھولوں پھر بھی آپ ﷺ کا نام لینا میرے لئے بے ادبی ہی ہے اللہ اکبر۔

ایک نکتہ:۔

مثال کے طور پر ایک ماں اگر بہت امیر ہے اور وہ اپنی بیٹی کی شادی کرنا چاہتی ہے تو اس کے جہیز کیلئے کوشش کرتی ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ چیز تیار کرے۔ چونکہ اس کے پاس پیسہ کی کمی نہیں ہوتی اس لئے وہ بڑھ چڑھ کر خرچ کرتی ہے۔ اسلئے کہ اس کو اپنی بیٹی سے محبت ہوتی ہے۔ تو جیسے وہ ایک ایک چیز کا انتخاب چن کر کرتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے محبوب ﷺ کو ایک ایک چیز چن کر عطا فرمائی۔ ایک تو نبی ﷺ کے اپنی ذات کے فضائل ہیں یقیناً وہ تو بہترین ہیں ہی، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ہر ہر چیز میں اللہ رب العزت نے انتخاب لا جواب فرمایا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے محبوب ﷺ کو دنیا میں بھیجا تو یہ پسند فرمایا کہ کوئی اسکے لئے درخواست دے۔ اور دعا کرنے کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چنا،

ابوالانبیاء کے چار امتحان:۔

(ا) پہلے ان کو چار امتحانوں میں آزمایا، ان میں سے ایک امتحان یہ لیا کہ خود ان کو آگ میں کودنا پڑا،

(۲) دوسرا امتحان یہ ہوا کہ اپنی بیوی کو بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ (ابرٰھیم: 37) میں چھوڑنا پڑا،

(۳) تیسرا امتحان یہ کہ اپنے بچے کو اپنے ہاتھوں سے اللہ کے نام پر ذبح کرنا پڑا،

(۴) چوتھا اللہ کے گھر کو تعمیر کرنا پڑا اللہ فرماتے ہیں وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ (البقرہ: 124) اور یاد کرو اس وقت کو جب آزمایا ابراہیم کے پروردگار نے اس کو چند باتوں میں اور وہ سینٹ پرسینٹ کامیاب ہوگئے فرمایا اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (البقرہ: 124) اے ابراہیم میں تجھے انسانوں کا امام بناتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے امامت کا منصب عطا فرمایا چنانچہ جب اللہ کا گھر بنا کر فارغ ہوئے تو رب کریم نے فرمایا میرے ابراہیم مجھ سے دعا مانگو، جو مانگنا چاہو مانگو، تو مانگنے والے نے بھی حق ادا کر دیا۔

سیدنا ابراہیمؑ کی دعا:۔

کہا اللہ میں تجھ سے مال نہیں مانگتا، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آمنہ کا لال مانگ لیا اور یہ نعمت اللہ تعالیٰ کے خزانے میں ایک ہی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دو دعائیں مانگی تھیں ایک کے بدلے میں حضرت اسماعیل علیہ السلام ملے اور دوسری دعا کے بدلے میں حضور علیہ الصلوٰہ والسلام ملے پہلی دعا میں اللہ نے محبّ عطا فرمایا اور دوسری دعا میں اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوب عطا فرمادیا۔ ایک دعا میں اللہ تعالیٰ نے زمزم دے دیا اور دوسری دعا میں اللہ تعالیٰ نے کوثر والا عطا فرمادیا۔ ابراہیم کے لفظی معنیٰ ہیں بزرگی والے، تو اللہ تعالیٰ نے بزرگی والے نبی کو چنا جن کی پشت میں سے ہزاروں انبیاء پیدا ہوئے، انہوں نے دعا مانگی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا (البقرہ: 129) اے اللہ! ان میں اپنے رسول کو مبعوث فرما

دیکھئے اور خود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں ابراہیم خلیل اللہ کی دعا کی قبولیت بن کر دنیا میں آیا۔ پھر جب آپ کے دنیا کے اندر آنے کا وقت قریب آیا تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چنا کہ وہ آکر اعلان کریں۔ تو انہوں نے کہا کہ میرے بعد ایک رسول آئیں گے جن کا نام احمد ہوگا

وَمُبَشِّرًا ۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (الصفّ:6) اعلان کرنے والا جب کسی بڑی شخصیت کو سٹیج پر بلاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں آپ کے اور اس شخصیت کے درمیان حائل نہیں ہونا چاہیے۔ تو اللہ تعالیٰ نے پہلے تو بن باپ کے پیدا کر دیا اور پھر موت کا بھی انتظار نہیں کیا اور زندہ ہی آسمان پر اٹھا لیا۔ تو آخر میں جب بیان ختم ہو جاتا ہے تو پھر اسٹیج سیکرٹری آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ کے بعد دوبارہ تشریف لائیں گے اور آپ ﷺ کی شریعت کو دنیا میں نافذ کریں گے تو دیکھئے دعا مانگی ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور اعلان کیا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے۔

زبان کا انتخاب:۔

آپ ﷺ کی ہر ہر چیز اعلیٰ نظر آئے گی دنیا میں سینکڑوں زبانیں ہیں لیکن جو عربی زبان میں فصاحت و بلاغت ہے وہ دنیا کی کسی زبان میں نہیں ہے۔

سمجھ میں صاف آجائے فصاحت اس کو کہتے ہیں   اثر ہو سننے والے پر بلاغت اس کو کہتے ہیں

اسی لئے عربوں کو اپنی فصاحت و بلاغت پر اتنا ناز تھا کہ وہ دوسروں کو عجمی کہتے تھے۔ تو جنت میں بھی سب عربی بولیں گے۔

شہر کا انتخاب:۔

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو وہاں بھیجا جہاں پر اللہ کا پہلا گھر بیت اللہ بنا۔ چنانچہ ابن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ لوگو! تم وسط عالم میں ہو، واقعی ایسا ہی ہے دنیا کے نقشہ کو پھیلا کر دیکھئے بالکل جزیرہ عرب آپ کو وسط میں نظر آئے گا۔ تو مرکز عالم سے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو پیدا فرمایا، جیسے پانی میں کنکری کو درمیان میں ڈالیں تو پھر چاروں طرف ایک جیسی لہریں اٹھتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے بہترین جگہ کا انتخاب کیا۔

قبیلہ کا انتخاب:۔

پھر آپ ﷺ کا قبیلہ بھی عرب کے تمام قبائل میں مستحکم شمار ہوتا تھا اور سب سے زیادہ عزت واحترام والا تھا اور قریش کی ایک شاخ بنو ہاشم ہے جو بڑے مہمان نواز تھے بلکہ کہا جاتا تھا کہ یہ تو آسمان پر اڑنے والے پرندے کے بھی مہمان نواز تھے۔

ایک اور عطا:۔

آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب تھے ان کا نام شیبہ تھا، انتہائی خوبصورت تھے جب پیدا ہوئے تو سر کے اندر بالوں کی ایک لٹ سفید سی تھی اب سفید بال چونکہ بوڑھوں کے ہوتے ہیں اس لئے ان کا نام شیبہ پڑ گیا، وہ لڑکپن میں ہی یتیم ہوگئے تو آپ کی والدہ مدینہ طیبہ سے تھیں وہ ان کو لے کر مدینہ طیبہ چلی گئیں ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں ایک حارثی شخص نے دیکھا کہ چند نوجوان تیراندازی کر رہیں مگر ان میں سے ایک نوجوان ہے جس کا تیر ٹھیک نشانہ پر لگتا ہے اور وہ بڑی خوشی سے کہتا ہے کہ میں قریش کی اولاد میں سے ہوں یہی بات مجھے سجتی ہے چنانچہ اس نے شخص نے اس بچے کے چچا سے ملاقات کی کہ یہ اس لڑکے کو تم اپنے پاس رکھو اس کی کفالت کرو چنانچہ مطلب اپنے بھتیجے کو مدینہ سے مکہ مکرمہ لے آیا چنانچہ اس بچے کا نام عبدالمطلب پڑ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی صلاحتیں عطا کی ہوئی تھیں حسن اخلاق، قوت

ارادی وغیرہ اور جب وہ جوان ہوئے تو قبیلے والوں نے ان کو سردار بنالیا اور بیت اللہ کی کنجی ان کو دے دی۔ چنانچہ آپ ﷺ کے دادا بھی شرافت میں اعلیٰ تھے۔

والد ماجد کا انتخاب:۔

عبدالمطلب کے بارہ بیٹے تھے کسی کا نام عبدالعزی کسی کا نوفل (سخت جگہ) کسی کا حمزہ (لمبی جگہ) ایک کا نام عباس (پتھریلی جگہ) تھا اگر ان کے یہاں آپ ﷺ کی پیدائش ہوتی تو کہا جاتا کہ دیکھو باپ کا نام کیسا تھا بلکہ جن کے گھر پیدائش ہوئی ان کا نام عبداللہ تھا، یعنی اللہ کا بندہ۔ چنانچہ عبداللہ بھی اپنے والد کی طرح انتہائی خوبصورت تھے۔ ایک نصرانی عورت آپ سے نکاح میں مصر تھی کیونکہ اس نے نشانیاں سنی ہوئی تھیں لیکن آپ نہیں مانے تو اس نے کہا کہ مجھے ویسے ہی رکھ لیں فرمایا میں نے آج تک ایسا کوئی کام نہیں کیا جس سے شرمندگی ہوئی ہو۔

فطری عفت:۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں ان ماں باپ کے ذریعہ سے منتقل ہوتا رہا کہ آدم علیہ السلام سے لے کر مجھ تک درمیان میں کوئی ایک بھی زنا کا مرتکب نہیں ہوا۔ تو آپ کے دادا بھی بہترین اور والد بھی بہترین تھے۔

ماں کا انتخاب:۔

تو اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے ماں کا انتخاب کیا تو ایسی خاتون کو پسند کیا جس کا نام آمنہ تھا یعنی امانت والی، اللہ کی امانت اس کے پاس رہنی تھی نام ہی میں برکتیں تھیں پورا قبیلہ اس بچی کے حسن اخلاق کی تعریفیں کیا کرتا تھا۔ ہجرت کے سفر میں نبی ﷺ نے حضرت علیؓ کے پاس لوگوں کی امانتیں رکھوادیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ کو لوگوں کی امانتیں سونپنے کیلئے پسند فرمایا اور صدیقؓ کیلئے حکم ہوا کہ میری امانت کو مکہ مکرمہ

سے مدینہ منورہ پہنچا دینا۔

نام مبارک کا انتخاب:۔

پھر آپ ﷺ کا نام مبارک سب سے بہترین ہے۔قرآن پاک میں آپ ﷺ کا نام احمد ہے یعنی وہ ہستی کہ جس نے اللہ رب العزت کی اتنی تعریفیں کی ہوئی جتنی کسی نے نہ کی ہوں اور محمد ﷺ کا مطلب ہے کہ وہ ہستی کی جس کی تعریفیں اتنی کی گئی ہوں کہ مخلوق میں سے کسی کی اتنی تعریفیں نہ کی گئی ہوں۔

دایہ کا انتخاب:۔

اب دایہ کا قبیلہ بنوسعد،اور سعد کا مطلب نیک بخت،سعادت والا،اور دایہ کا نام حلیمہ تھا حلم والی،عام طور پر دایہ جلدی بچے کو جھڑکنا شروع کر دیتیں تو اللہ تعالیٰ نے ظرف والی خاتون کو آپ ﷺ کیلئے پسند فرمایا۔

ازواج مطہرات کا انتخاب:۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی بیویوں کو چنا،خدیجہ،حاجیوں کی خدمت کرنے والی،سودہ،آرام والی، عائشہ،عیش دینے والی،حفصہ،منتخب کی ہوئی،زینب،استغفار والی،ام سلمہ،سلامتی والی،ام حبیبہ،پیار والی،خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (الاحزاب:32) کہ اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو،تم چنی ہوئی عورتیں ہو،اور حضرت عائشہؓ کیلئے تو جبرئیل امین تشریف لائے اور آکر حضور ﷺ کو ان کی تصویر دکھائی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے ان کو پسند فرمایا۔

عفت کی گواہی:۔

دنیا میں نیکوں پر بھی بہتان لگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بہتان لگا تو دودھ پیتے بچے نے گواہی

دی۔لیکن حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ پر منافقوں نے بہتان لگایا تو اللہ تعالیٰ نے خود ان کی عفت وعصمت کی گواہی دی۔

پاکیزہ اولاد:۔

نبی ﷺ نے بیٹوں کے نام رکھے قاسم تقسیم کرنے والا ،طیب طاہر، رکھا پاک، ابراہیم، بزرگ دادا کے نام پر بیٹیوں کا انتخاب، زینب استغفار والی، رقیہ خاوند کی خدمت کرنے والی، ام کلثوم، بچوں کی تربیت والی، فاطمہ دوزخ کی آگ سے آزاد۔

دوستوں کا انتخاب:۔

دوستوں میں صدیق اکبر، عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ، عشرہ مبشرہ، رضی اللہ عنھم آپ ﷺ نے فرمایا اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ عَدُوْلٌ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے سب صحابہ عدل والے اور فرمایا اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی تم پیروی کرو گے ہدایت پاجاؤ گے۔

قرآن کا انتخاب:۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کیلئے جس کتاب کا انتخاب کیا وہ ہے قرآن پاک۔ پہلی کتابیں کتابوں کی شکل میں یا صحیفوں کی شکل میں آئیں لیکن حضور ﷺ کو کلام دیا گیا وہ کلام اللہ ہے۔آپ ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے قرآن سے برکت حاصل کرو کہ یہ اللہ کا کلام ہے اللہ رب العلمین اور حضور ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں۔

انتخاب دین:۔

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو دین اسلام عطا فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المآئدہ:3) پہلے ادیان کے نام کسی شخصیت یا قبیلہ پر ہوتے تھے۔لیکن ہمارے دین کا مطلب ہے اسلام ''سلامتی والا دین'' تو پتہ چلا کہ درخواست دینے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام بہترین، پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے پیدا ہوئے تو ذبیح اللہ بھی بہترین، پھر عیسیٰ علیہ السلام نے اعلان کیا تو وہ بھی بہترین، پھر دادا اپنے وقت میں بہترین، پھر آپ ﷺ کی زبان بھی بہترین، قبیلہ بہترین، شاخ بہترین، جس جگہ پر آئے وہ جگہ بہترین، بیویاں بہترین، بیٹیاں بہترین، بیٹے بہترین، دین بھی بہترین اور قرآن سب سے بہترین ملا۔ اور آپ ﷺ کو جو جمال اللہ تعالیٰ نے عطا کیا وہ بھی لاجواب

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ　　وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ　　كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

واللیل سیاہی زلفوں کی چہرہ والضحیٰ اس کا　　سارے جہاں کا پیارا ہے آپ محبّ ہے خدا اس کا
رب نے بنایا جب اس کو خود آپ کہا سبحان اللہ

آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز بہترین عطا فرمائی

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ　　حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ والہ

ظفر علی خان نے تو محفل ہی لوٹ لی

دیار یثرب میں گھومتا ہوں ، نبی کی دہلیز چومتا ہوں
شراب عشق نبی کو پی کر مزے مزے سے میں جھومتا ہوں

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے حبیب ﷺ کا سچا عشق عطا فرمادے، سر کے بالوں سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک ہمیں سنت سے مزین فرمادے تاکہ جب ملک الموت آئے اعضاء کو ٹٹولے تو سنت نبوی سے مزین پائے جب دلوں کو ٹٹولے تو عشق محمدی سے بھرپور پائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ